95528 ـ اگر كوئى شخص كسى دوسرے كے عمل پر طلاق معلق كرے اور وہ بھول كر عمل كر لے

سوال

جب خاوند بيوى سے كہے: اگر تم باہر نكلى تو تمہيں طلاق، تو بيوى نے اس كى اطاعت كى اور اجازت كے بغير گھر سے باہر نہ نكلى، ليكن ايك بار وہ بھول گئى اور بغير بتائے نكل گئى تو كيا طلاق واقع ہو جائيگى يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

جس كسى نے بھى اپنى بيوى سے كہا: اگر تم باہر گئى تو تمہيں طلاق، چنانچہ اگر تو وہ اپنے اختيار ياد ہوتے ہوئے باہر نكلى تو جمہور فقھاء كے ہاں اسے طلاق واقع ہو جائيگى.

ليكن بعض اہل علم كہتے ہيں كہ: يہ طلاق معلق ہے، اگر تو اس ميں خاوند نے اسے باہر جانے سے روكنا مراد ليا ہو تو طلاق واقع نہيں ہوگى، بلكہ بيوى كے باہر جانے كى صورت ميں خاوند پر قسم كا كفارہ لازم ہوگا، اور طلاق واقع نہيں ہوگى.

ليكن اگر وہ اس سے طلاق چاہتا ہو تو پھر معلق كردہ معاملہ كے پيش آنے كى صورت ميں طلاق واقع ہو جائيگى، شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ اور بعض اہل علم كا يہى اختيار ہے.

دوم:

جب معلق كردہ طلاق والا عمل بھول كر سرانجام دے ليا جائے تو جمہور فقھاء كے ہاں طلاق واقع ہو جائيگى، ليكن شافع حضرات كے ہاں اور امام احمد سے ايك روايت ميں طلاق واقع نہيں ہوگى، شيخ الاسلام ر حمہ اللہ نے يہى اختيار كيا ہے، اور المرداوى رحمہ اللہ نے اسے ہى صحيح قرار ديا ہے.

ديكھيں: الانصاف (9 / 114).

اور اسى طرح اگر كسى دوسرے كے فعل پر طلاق معلق كى گئى ہو تو اس نے بھول كر وہ فعل كر ليا جيسا كہ صورت مسئولہ ميں ہے تو شافعى حضرات كے ہاں طلاق واقع نہيں ہوگى اور راجح بھى يہى ہے.

لیکن انہوں نے شرط یہ لگائی ہے کہ وہ دوسرا جس کے فعل پر طلاق معلق کی گئی ہے وہ خاوند کی کلام کی پرواہ کرنے والا ہو اور اس کی مخالفت سے بچتا ہو، لیکن اگر وہ اس کی کلام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تو اس کے بھول جانے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی.

شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اسی طرح اگر خاوند نے بیوی یا کسی دوسرے کے فعل پر طلاق کو معلق کیا اور اس سے اسے روکنا یا کسی کام پر ابھارنا مراد لیا اور وہ شخص اس کی معلق کردہ کلام کی پرواہ کرنے والوں میں شامل ہوتا ہو اور دوستی وغیرہ کی بنا پر وہ اس میں مخالفت نہ کرے، اور طلاق معلق کا اسے علم ہو اور وہ بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا پھر مجبورا کر لے تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور اگر خاوند نے اسے روکنے یا ترغیب دلانا مقصود نہ لیا ہو یا پھر وہ شخص اس کی معلق کردہ کلام کی پرواہ نہ کرنے والوں میں شامل ہوتا ہو مثلا حکمران یا پھر اسے علم بھی ہو اور وہ اس عمل کو سرانجام دے تو اس نے وہ عمل کر لیا (یعنی بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا جبرا) تو طلاق ہو جائیگی کیونکہ اس وقت تو بغیر روکنے یا ترغیب دلانے کے مقصد کے بغیر فعل پر معلق کرنا مقصود ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں: اسنی المطالب (3 / 301).

ابن حجر الھیتمی نے " الفتاوی الفقھیۃ الکبری (4 / 178) میں ایسے ہی کہا ہے.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے کسی معاملہ پر طلاق معلق کرنے کے بعد بھول کر اسے سرانجام دینے والے کے بارہ میں یہی فتوی دیا ہے کہ اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی؛ کیونکہ طلاق واقع ہونے کی شرط یہ ہے کہ جس پر طلاق معلق کی گئی ہے وہ عمل عمدا کیا گیا ہو، اور بھول کر کرنے والے نے شرعی طور پر عمدا کام نہیں کیا "

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (22 / 47).

تنبیہ:

بھول جانے والے کو بطور عذر پیش کرنے والے قول کے مطابق یہ ہے کہ: طلاق کی قسم یا معلق طلاق ایسے ہی رہے گی جیسے تھی، اس لیے اگر بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر بغیر کسی عذر کے یعنی بھولے یا جبر کیے بغیر باہر گئی تو اگر خاوند نے طلاق کا مقصد لیا تھا تو طلاق واقع ہو جائیگی، اور اگر خاوند کا ارادہ طلاق نہ تھا تو خاوند کو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہو گا.

واللہ اعلم .